

۱۰۷	۱۴- نماز باجماعت
۱۱۷	۱۵- نمازیں بے اثر کیوں ہو گئیں؟
۱۲۵	۱۶- روزہ
۱۳۲	۱۷- روزے کا اصل مقصد
۱۳۹	۱۸- زکوٰۃ
۱۴۹	۱۹- زکوٰۃ کی حقیقت
۱۶۰	۲۰- اجتماعی زندگی میں زکوٰۃ کا مقام
۱۶۸	۲۱- اتفاق فی سبیل اللہ کے عام احکام
۱۷۷	۲۲- زکوٰۃ کے احکام
۱۸۶	۲۳- حج
۱۹۷	۲۴- حج کی تاریخ
۲۰۶	۲۵- حج کے فائدے
۲۱۵	۲۶- حج کا عالمگیر اجتماع
۲۲۷	۲۷- جہاد
۲۳۸	۲۸- جہاد کی اہمیت

بہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹرز و پبلسٹرز دین محمدی ایسکریٹک پریس سرکلر روڈ لاہور میں طبع
 ہو کر دفتر ترجمان القرآن مبارک پارک پونچھ روڈ لاہور سے شائع ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

جس زمانہ میں میرا قیام پٹنجان کوٹ کے قریب قریو جمال پور میں تھا اور اس مقام کو دوا دارہ دوار الاسلام کا مرکز بنانے کی تجویز تھی ماہین نے وہاں کی مسجد میں اقامت جمعہ کا انتظام کر کے دیہت کے باشندوں کو دین اسلام سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ یہ مجموعہ اپنی خطبات پر مشتمل ہے۔ ان خطبات میں میرے مخاطب گاؤں کے لوگ تھے مادروہ بھی پنجاب کے، جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے۔ اسی لیے مجھے زبان اور انداز بیان دونوں نہایت سہل و عام فہم اختیار کرنے پڑے۔ اس لیے ایک ایسا مجموعہ تیار ہو گیا ہے جو عوام کو دین کی تعلیم دینے کے لیے اذکار اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ اس سے پہلے میں اپنے رسالہ دنیاویات میں عقائد اسلام کی کافی تشریح کر چکا ہوں اسلام کے نظام شریعت کو بھی میں نے اختصار کے ساتھ وہاں بیان کر دیا ہے۔ اب اس مجموعہ میں دو چیزیں اور ضروری تشریح و مبطل کے ساتھ آگئی ہیں۔ ایک روح دین۔ دوسرے عبادات۔ مجھے امید ہے کہ جو لوگ رسالہ دنیاویات کے ساتھ ان خطبات کو ملا کر پڑھیں گے ان کے دین کی راہ اچھی طرح روشن ہو جائے گی

وَاللّٰهُ التَّوْفِیْقُ -

جو اصحاب ان خطبات کو جمعہ میں سنانا چاہیں وہ ہر خطبہ کی ابتدا میں خطبہ مسنونہ پڑھیں

خطبہ تاثیر کے انتخاب میں وہ آزاد ہیں مگر وہ لازماً عربی میں ہونا چاہئے

ابوالاعلیٰ

۱۵ رمضان ۱۳۵۹ھ

مسلمان ہونے کیلئے علم کی ضرورت

برادران اسلام - ہر مسلمان سچے دل سے سمجھتا ہے کہ دنیا میں خدا کی سب سے بڑی نعمت اسلام ہے۔ ہر مسلمان اس بات پر خدا کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسکو شامل کیا اور اسلام کی نعمت اسکو عطا کی۔ خود اللہ تعالیٰ ہی اسکو اپنے بندوں پر اپنا سب سے بڑا انعام قرار دیتا ہے، جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہوا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَنصَحْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ مَرَضَيْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ مَرَضَيْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ مَرَضَيْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ مَرَضَيْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا)۔ یہ احسان جو اللہ نے آپ پر فرمایا ہے، اس کا حق ادا کرنا آپ پر فرض ہے، کیونکہ جو شخص کسی کے احسان کا حق ادا نہیں کرتا وہ احسان فراموش ہوتا ہے، اور سب سے بدتر احسان فراموشی یہ ہے کہ انسان اپنے خدا کے احسان کا حق بھول جائے۔ اب آپ مجھ سے پوچھے کہ خدا کے احسان کا حق کس طرح ادا کیا جائے؟ میں اس کے جواب میں کہوں گا کہ جب خدا نے آپ کو امت محمدیہ میں شامل کیا ہے تو اس کے احسان کا صحیح شکر یہ ہے کہ آپ پورے محمدی نہیں۔ جب خدا نے آپ کو مسلمان کی ملت میں شامل کیا ہے تو اسکی اس مہربانی کا حق آپ اسی طرح ادا کر سکتے ہیں کہ آپ پورے مسلمان نہیں۔ اس کے سوا خدا کے اس احسان عظیم کا حق آپ ادا کسی طرح ادا نہیں کر سکتے، اور یہ حق اگر آپ نے ادا نہ کیا تو جتنا بڑا خدا کا احسان ہے، اتنا ہی بڑا اسکی احسان فراموشی کا وبال بھی ہوگا۔ خدا ہم سب کو اس

وبال سے بچائے۔ آمین

اس کے بعد آپ مجھ سے سوال کیجئے کہ آدمی پورا مسلمان کس طرح بن سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے

تفصیل چاہتا ہے اور آئندہ میں جمعہ کے خطبوں میں اسی کا ایک ایک جزر آپ کے سامنے پوری تشریح کے ساتھ بیان کرتا رہوں گا۔ لیکن آج کے خطبہ میں، میں آپ کے سامنے وہ چیز بیان کرتا ہوں جو مسلمان بننے کے لیے سب سے مقدم ہے، جبکہ اس راستہ کا سب سے پہلا قدم سمجھنا چاہیے۔

ذرا دماغ پر زور ڈال کر سوچئیے کہ آپ مسلمان کا لفظ جو بولتے ہیں اس کا مطلب کیا ہے؟ کیا انسان ماں کے پیٹ سے ”اسلام“ لٹا تھا لیکر آتا ہے؟ کیا ایک شخص صرف اس بنا پر مسلمان ہوتا ہے کہ وہ مسلمان کا بیٹا اور مسلمان کا پوتا ہے؟ کیا مسلمان بھی اسی طرح مسلمان پیدا ہوتا ہے جس طرح ایک برہمن کا بچہ برہمن پیدا ہوتا ہے، ایک اجپوت کا بیٹا راجپوت پیدا ہوتا ہے، اور ایک شودر کا لڑکا شودر پیدا ہوتا ہے؟ کیا مسلمان کسی نسل یا ذات برادری کا نام ہے کہ جس طرح ایک انگریز، انگریزی قوم میں پیدا ہونے کی وجہ سے انگریز ہوتا ہے، اور ایک جاٹ، جاٹ قوم میں پیدا ہونے کی وجہ سے جاٹ ہوتا ہے، اسی طرح ایک مسلمان، صرف اس وجہ سے مسلمان ہو کہ وہ مسلمان نامی قوم میں پیدا ہوا ہے؟ یہ سوالات جو میں آپ سے پوچھ رہا ہوں ان کا آپ کیا جواب دینگے؟ آپ یہی کہیں گے ناکہ نہیں صاحب! مسلمان اسکو نہیں کہتے۔ مسلمان تو پیدا نہیں ہوتا بلکہ اسلام لانے سے مسلمان بنتا ہے، اور اسلام کو چھوڑتے ہی آدمی مسلمان نہیں رہتا۔ ایک شخص خواہ برہمن ہو یا راجپوت، انگریز ہو یا جاٹ، پنجابی ہو یا حبشی، جب اس نے اسلام قبول کیا تو مسلمان بن گیا۔ اور ایک دوسرا شخص جو مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہے، اگر وہ اسلام کی پیروی چھوڑ دے تو وہ مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہو جائیگا، چاہے وہ سید کا بیٹا ہو یا چھلکا۔ کیوں حضرات آپ میرے سوالات کا یہی جواب دینگے نا؟ اچھا تو اب خود آپ ہی کے جواب سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ خدا کی یہ سب سے بڑی نعمت، یعنی مسلمان ہونے کی نعمت جو آپ کو حاصل ہے، یہ کوئی پیدائشی چیز نہیں ہے کہ ماں کے پیٹ سے نکلنے ہی خود بخود آپ کے حاصل ہو جائے اور خود بخود تمام عمر آپ کے ساتھ لگی رہے، خواہ آپ اسکی پروا کریں یا نہ کریں۔ بلکہ یہ ایسی نعمت کہ اس کو حاصل کرنے کے لیے

لیے خود آپ کی کوشش شرط ہے۔ اگر آپ کوشش کر کے اسے حاصل کریں تو یہ آپ کو مل سکتی ہے اور اگر آپ اسکی پروا نہ کریں تو یہ آپ سے چھین بھی سکتی ہے، معاذ اللہ۔

اب آگے بڑھیے۔ آپ کہتے ہیں کہ اسلام لانے سے آدمی مسلمان بنتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسلام لانے کا مطلب کیا ہے؟ کیا اسلام لانے کا یہ مطلب ہے کہ جو آدمی بس زبان سے کہدے کہ میں مسلمان ہوں، یا مسلمان بن گیا ہوں، وہ مسلمان ہے؟ یا اسلام لانے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ایک برہمن بھاری بغیر سمجھے، بوجھے سنسکرت کے چند منتر پڑھتا ہے اسی طرح ایک شخص عربی کے چند فقرے بغیر سمجھے، بوجھے زبان سے ادا کر دے اور بس وہ مسلمان ہو گیا؟ آپ بتائیے کہ اس سوال کا آپ کیا جواب دینگے؟ آپ یہی کہیں گے کہ اسلام لانے کا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ اسلام لانے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیم دی ہے اسکو آدمی جان کر، سمجھ کر، دل سے قبول کرے، اور اس کے مطابق عمل کرے۔ جو ایسا کرے وہ مسلمان ہے اور جو ایسا نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہے۔

یہ جواب جو آپ دینگے اس سے خود بخود یہ بات کھل گئی کہ اسلام علم کا نام ہے اور علم کے بعد عمل کا نام ہے۔ ایک شخص علم کے بغیر برہمن ہو سکتا ہے، کیونکہ وہ برہمن پیدا ہوا ہے اور برہمن ہی مانگیگا۔ ایک شخص علم کے بغیر جاٹ ہو سکتا ہے، کیونکہ وہ جاٹ پیدا ہوا ہے اور جاٹ ہی رہیگا۔ مگر ایک شخص علم کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا، کیونکہ مسلمان پیدائش سے مسلمان نہیں ہوتا بلکہ علم سے مسلمان ہوتا ہے۔ جب تک اسکو یہ علم نہ ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیا ہے، وہ اس پر ایمان کیسے لاسکتا ہے، اور اسکے مطابق عمل کیسے کر سکتا ہے؟ اور جب وہ جان کر اور سمجھ کر ایمان ہی نہ لایا تو مسلمان کیسے ہو سکتا ہے؟ پس معلوم ہوا کہ جہالت کے ساتھ مسلمان ہونا اور مسلمان رہنا غیر ممکن ہے۔ ہر شخص جو مسلمان گم پڑا ہوا ہے، جس کا نام مسلمانوں کا سا ہے، جو مسلمانوں کے سے کپڑے پہنتا ہے، اور جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، حقیقت میں وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ مسلمان دحقیقت صرف وہ شخص ہے جو اسلام کا علم

رکھتا ہو اور جان بوجھ کر اس پر ایمان لائے۔ ایک فراور ایک مسلمان میں اصلی فرق نام کا نہیں ہے کہ وہ رام پرشاد ہے اور یہ عبد اللہ ہے، ایسے وہ کافر ہے اور یہ مسلمان۔ اسی طرح ایک کافر اور ایک مسلمان میں اصلی فرق لباس کا بھی نہیں ہے کہ وہ دھوتی باندھتا ہے اور یہ پجما پہنتا ہے، ایسے وہ کافر اور یہ مسلمان بلکہ اصلی فرق ان دونوں کے درمیان علم کا ہے۔ وہ کافر ایسے ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ خداوند عالم کا اس سے اور اس کا خداوند عالم سے کیا تعلق ہے، اور اپنے خالق کی مرضی کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کرنے کا سیدھا راستہ کیا ہے۔ اگر یہی حال ایک مسلمان کے بچے کا بھی ہو تو بتاؤ کہ اس میں اور ایک کافر میں کس چیز کی بنا پر تم فرق کرتے ہو، اور کیوں یہ کہتے ہو کہ وہ تو کافر ہے اور یہ مسلمان ہے؟

حضرات! یہ بات جو میں کہہ رہا ہوں اسکو ذرا کان لگا کر سنیے اور ٹھنڈے دل سے اس پر غور کیجیے۔ آپ کو خوب بھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ خدا کی یہ سب سے بڑی نعمت جس پر آپ شکر اور احسان مندی کا اظہار کرتے ہیں، اس کا حاصل ہونا اور حاصل رہنا، دونوں باتیں علم پر موقوف ہیں۔ اگر علم نہ ہو تو نعمت آدمی کو حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر قحطی بہت حاصل ہو بھی جائے تو جہالت کی بنا پر ہر وقت یہ خطرہ ہے کہ عظیم الشان نعمت اسکے ہاتھ سے چلی جائیگی۔ محض نادانی کی بنا پر وہ اپنے نزدیک یہ سمجھتا رہیگا کہ میں ابھی تک مسلمان ہوں، حالانکہ درحقیقت وہ مسلمان نہ ہوگا۔ جو شخص یہ جانتا ہی نہ ہو کہ اسلام اور کفر میں کیا فرق ہے، اور اسلام اور شرک میں کیا امتیاز ہے، اسکی مثال تو بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص اندھیرے میں ایک پگ ڈنڈی پر چل رہا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ سیدھی لیکر پر چلتے چلتے خود بخود اس کے قدم کسی دوسرے راستے کی طرف مڑ جائیں اور اسکو یہ خبر بھی نہ ہو کہ میں سیدھی راہ سے ہٹ گیا ہوں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ راستے میں کوئی دجال کھڑا ہوا مل جائے اور اس سے کہے کہ اڑے میاں تم اندھیرے میں راستہ بھول گئے، آؤ میں تمہیں مندر تک پہنچا دوں۔ بچا را اندھیرے کا سفر چونکہ خود اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا کہ سیدھا راستہ کونسا ہے، ایسے نادانی کے ساتھ اپنا ہاتھ اس